نزولِ مسیحؑ کی احادیث متواترہ

(التصریح بما تواتر فی نزول المسیح کا اردو ترجمہ)

انتخاب احادیث:۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف:۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح: مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب استاذ حدیث دار العلوم کراچی ۱۴

وکنز العمال، ابوداؤد، نسائی، ترمذی و ابن ماجۃ، اور بخاریؒ نے بھی یہ حدیث اختصار کے ساتھ بیان کی ہے)۔

۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی اُمت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے دورِ اوّل میں میں ہوں اور آخری دَور میں عیسیٰ (علیہ السّلام)۔ (حاکم، کنز العمال، الدر المنثور، مشکوٰۃ، نسائی)

۱۹۔ جلیل القدر تابعی حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ ایسی امت کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا جس کے شروع میں مَیں ہوں اور آخر میں عیسیٰ (علیہ السلام)۔ (ابن ابی شیبہ، الحکیم الترمذی، الحاکم، والدر المنثور)۔

۲۰۔ حضرت ابوالطفیل اللیثی فرماتے ہیں کہ جب میں کوفہ میں تھا تو یہ افواہ اُڑی کہ دجّال نکل آیا، ہم حضرت حذیفہ بن اُسید (رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور میں نے کہا کہ "یہ دجّال تو نکل آیا ہے" آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، اتنے میں اعلان ہوا کہ یہ ایک کذّاب کا جھوٹ ہے۔

پس (حضرت) حذیفہؓ نے فرمایا کہ دجّال اگر تمھارے زمانہ میں نکلتا تو بچّے اسے کنکریاں مارتے وہ تو ایسے زمانہ میں نکلے گا۔ جب اچھے لوگ کم رہ جائیں گے، دین میں کمزوری آجائے گی، اور آپس کی عداوتیں پھیلی ہوئی ہوں گی، پس وہ ہر گھاٹ پر اُترے گا اور (مسافتیں اتنی تیز رفتاری سے قطع کرے گا کہ گویا) اس کے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی جیسے کہ مینڈھے کی کھال لپیٹ دی جاتی ہے حتّٰی کہ وہ مدینہ (کے آس پاس) آئے گا بیرونِ مدینہ پر اُس کا غلبہ ہوجائے گا اور اندرونِ مدینہ سے اُسے روک دیا جائے گا[1] پھر وہ ایلیا (بیت المقدس) کے پہاڑ تک آئے گا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا محاصرہ کر لے گا، مسلمانوں کا امیر اُن سے کہے گا کہ اس سرکش سے جنگ کرنے میں تم کس کا انتظار کر رہے ہو (اس کا مقابلہ کرو) یہاں تک کہ تم اللہ سے جا ملو، یا فتح یاب ہوجاؤ، پس مسلمان طے کرلیں گے کہ صبح ہوتے ہی اُس سے جنگ کریں گے، اب مسلمان اس حال میں صبح

---

[1] احادیث میں صراحت ہے کہ مدینہ کے ہر راستہ پر اس زمانہ میں فرشتوں کا پہرہ ہوگا جو اسے اندر آنے نہیں دیں گے۔ (ر۔ف)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سلام پہنچانے کی وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی ہے اور حضرت ابوہریرۃ نے بھی، لہٰذا اس حد تک یہ روایت مرفوعاً بھی صحیح ہے موقوفاً بھی، رہا اس حدیث کا پہلا جملہ کہ "اگر میری عمر طویل ہوئی تو مجھے امید ہے کہ میں عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کروں" تو اس باب کی احادیث میں غور و فکر اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ یہ ارشاد صرف حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کا ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں وجہ یہ ہے کہ احادیثِ کثیرہ میں اس بات کی صراحت ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی ہوگی، مثلاً صحیح مسلم اور مستدرک حاکم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے کہ "عیسیٰ علیہ السلام میری قبر پر آکر مجھے سلام کریں گے اور میں سلام کا جواب دوں گا"[1]

۲۶۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ توراۃ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صفات لکھی ہوئی ہیں، اور (یہ کہ) عیسیٰ ابن مریم ان کے پاس دفن کئے جائیں گے۔[2]

(ترمذی، والدر المنثور)

۲۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی جس کے اوّل میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام، اور درمیان[3] میں مہدی۔

(نسائی، وابو نعیم، والحاکم وابن عساکر و کنز العمال والسراج المنیر)

۲۸۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجّال کو قتل کرنے کی قدرت سوائے عیسیٰ ابن مریم کے کسی کو نہیں دی گئی۔

(الجامع الصغیر بحوالہ ابوداؤد طیالسی، والسراج المنیر)

---

[1] یہ مضمون حدیث ۲۵ کے آخر میں بھی گذر چکا ہے۔

[2] چنانچہ روضۂ اقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے لئے جگہ خالی رکھی گئی ہے۔ (رف)

[3] درمیان سے مراد آخری زمانہ سے متصل پہلے کا زمانہ ہے؛ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا اور وہ امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے جیسا کہ پیچھے کئی احادیث میں بیان ہوا۔ (شفیع)

عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے (حدیث کے آخر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ) پھر اگر میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر وہ "یا محمد" کہیں گے تو میں ضرور جواب دُوں گا۔
(مجمع الزوائد، تفسیر روح المعانی سورۃ الاحزاب)

۶۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں (نازل ہونے کے اکیس سال بعد نکاح کریں گے اور (نکاح کے بعد) دنیا میں انیس سال قیام فرمائیں گے۔ (اس طرح دنیا میں قیام کی کل مدت چالیس سال ہو جائے گی جیسا کہ پیچھے صحیح احادیث میں گذرا ہے) (فتح الباری بحوالہ نعیم بن حماد)

۶۴۔ حضرت عروۃ بن رُدیم رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اُمّت (محمدیہ) کا بہترین دَور[1] دورِ اوّل اور دورِ آخر ہے، دورِ اوّل میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور آخری دور میں عیسیٰ ابن مریم، اور ان دونوں کے مابین (بیشتر لوگ دینی اعتبار سے) بے ڈھنگے کجرو ہوں گے۔ وُہ تیرے طریقہ پر نہیں تو اُن کے طریقہ پر نہیں۔ (کنز العمال ص ۲۰۲ ج ۷، بحوالہ حلیہ)

۶۵۔ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ اُن کی پیروی کرنے والے کم اور تکذیب کرنے والے زیادہ ہیں تو اس کی شکایت اللہ تعالیٰ سے کی چنانچہ اللہ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ میں تم کو (اپنے وقت مقررہ پر طبعی موت سے) وفات دُوں گا (پس جب تمھارے لئے طبعی موت مقرر ہے تو ظاہر ہے کہ ان دشمنوں کے ہاتھوں پھانسی وغیرہ پر جان دینے سے محفوظ رہو گے، اور (فی الحال) میں تم کو اپنے (عالمِ بالا کی) طرف اٹھائے لیتا ہوں، اور جس کو میں اپنے پاس اُٹھاؤں وہ مردہ نہیں، اور میں اس کے بعد تم کو کانے دجّال پر بھیجوں گا اور تم اس کو قتل کرو گے (آگے فرماتے ہیں کہ) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تصدیق کرتی

---

[1] دوسری صحیح حدیث میں صراحت ہے کہ "خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم" یعنی سب سے اچھا دور میرا ہے پھر ان لوگوں کا دور ہے جو میرے بعد ہوں گے پھر ان لوگوں کا دور ہے جو ان کے بعد آئیں گے اس سے معلوم ہوا کہ متن کی حدیث میں جس دور کو ٹیڑھا فرمایا گیا ہے صحابہ و تابعین کا دور اس میں داخل نہیں۔ رفیع

ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ "ایسی امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ؟" (الدر المنثور بحوالہ ابن جریر)

۶۶۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت زین العابدین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طویل حدیث روایت فرمائی جس کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہے کہ "ایسی امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اوّل میں میں ہوں، بیچ[1] میں مہدی اور آخر میں مسیح (علیہ السلام) ہیں؟ لیکن درمیانی زمانے میں ایک کج رَو جماعت ہوگی، وہ میرے طریقہ پر نہیں میں ان کے طریقہ پر نہیں۔ (مشکوٰۃ)

۶۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خوب سن لو عیسیٰ ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی رسول، یاد رکھو کہ وہ میرے بعد میری امت (کے آخری زمانہ) میں میرے خلیفہ ہوں گے، یاد رکھو وہ دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے، اور جزیہ موقوف کردیں گے، اور جنگ ختم ہوجائے گی، یاد رہے تم میں سے جو ان کو پائے انھیں میرا سلام پہنچا دے۔
(الدر المنثور ص ۲۴۲ ج ۲ بحوالہ طبرانی)

۶۸۔ حضرت عمرو بن سفیان تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری مرد نے ایک صحابی کے حوالہ سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے ذکر میں فرمایا تھا کہ وہ (مدینہ سے باہر) مدینہ کی بنجر زمین تک آئے گا (کیونکہ) مدینہ میں اس کا داخلہ ممنوع ہوگا۔ پس مدینہ طیبہ اپنے باشندوں کو ایک یا دو[2] مرتبہ زلزلہ میں مبتلا کرے گا جس کے نتیجہ میں مدینہ سے ہر منافق مرد و عورت نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔
پھر دجال شام کی طرف آئے گا اور شام کے ایک پہاڑ کے پاس پہنچ کر مسلمانوں کا محاصرہ کریگا

---

[1] بیچ سے مراد آخری زمانہ سے ذرا پہلے کا زمانہ ہے، کیونکہ دوسری احادیث میں (جو پیچھے گذر چکی ہیں) صراحت ہے کہ امام مہدی نزول عیسیٰ سے پہلے ظاہر ہوں گے اور نزول کے کچھ بعد تک زندہ رہیں گے۔

[2] راوی کو شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "ایک بار" فرمایا یا "دو بار" مگر صحیح بات وہی ہے جو حدیث ۳۱ میں گذری کہ یہ زلزلہ تین بار ہوگا (حاشیہ)